رقم المسلسل : ٦٠ بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ الاجراء: ١٠/٠٦/ ١٤٤١ھ

(۱)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ

تبلیغی جماعت والوں کا اللہ کے راستے میں نکلنے پر ایک عمل کا ثواب انچاس کروڑ بتلانا کیا احادیث سے ثابت ہے؟ اگر ثابت ہے تو کیا مسلک اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے فتاوی جات میں کسی نے نقل کیا ہے؟ برائے کرم اس کا مدلل ومفصل باحوالہ جواب دیجئے۔

اَلْجَوَابُ حَامِداً وَمُصَلِّياً

تبلیغی جماعت کا بیان کردہ انچاس کروڑ کا ثواب احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور اکابرین امت کے مستند کتب وفتاوی جات میں منقول ہے، جس میں مذکورہ مسئلہ کو مدلل ومفصل بیان کیا گیا ہے، البتہ مندرجہ ذیل باتیں ملحوظ رہے:

(۱) انچاس کروڑ کا ثواب بیان کرتے وقت حقیقت ضرب کو واضح کیا جائے کہ یہ دو حدیثوں کے ضرب دینے سے ثابت ہوتا ہے (ایک حدیث میں ہے کہ "فی سبیل اللہ" ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات لاکھ کے برابر ہے، دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک کا بدلہ سات سو گنا المضاعف ہوتا ہے۔ سات لاکھ کو جب سات سو سے ضرب دیا جائے تو انچاس کروڑ بنتا ہے) تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

(۲) جہاں پر مذکورہ ثواب کے بیان کرنے سے فتنہ اور انتشار یا اس کے رد کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسی جگہوں میں اس کے بیان کرنے سے احتراز کیا جائے کیونکہ حدیث رسول ﷺ کا معاملہ ہے جس میں احتیاط بہر حال ضروری ہے۔

(۳) یہ فضیلت صرف دعوت وتبلیغ میں نکلنے کے ساتھ خاص نہ کیا جائے بلکہ ہر وہ نیک عمل جو فی سبیل اللہ کے زمرے میں آتا ہو جیسے طلب علم، درس وتدریس، جہاد وقتال اور تزکیہ نفس وغیرہ سب کو شامل ہے۔

(۴) انچاس کروڑ کا ثواب بیان کرتے وقت دعوت وتبلیغ کو فوقیت دے کر دین کے دوسرے شعبوں کو کمتر نہ سمجھا جائے بلکہ دین کا ہر شعبہ اپنی اپنی جگہ پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مدرسہ سیدہ عائشہ صدیقہ للبنات — دار الافتاء — گلشن آباد مانیری پایان (صوابی)

نمونے کے طور پر چند فتاوی جات ملاحظہ ہوں:

(۱) فتاوی دار العلوم دیوبند (حوالہ نمبر 1555 / ھ=1242 / ھ) میں مذکور ہے:

سوال: ......میرے دو سوالات ہیں:

(۱) ......ہمارے تبلیغی جماعت والے بھی اکثر دو احادیث کو ملا کر یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے راستے میں نکل کر واس سے نماز کا ثواب 490000000 (انچاس کروڑ) ہو جاتے ہیں۔ اس بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

(۲) کیا تبلیغی جماعت میں جانا اللہ کے راستے میں داخل ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

(۱)...... یہ محض تبلیغی جماعت والوں کا ہی بیان نہیں بلکہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں شراح حدیث نے یہ مطلب بیان کیا ہے۔ بذل المجهود فی حل أبی داؤد وغیرہ میں بھی ہے۔

(۲)...... بلا شبہ داخل ہے، اس سلسلے میں بہت عمدہ مدلل ومفصل کلام الاعتدال فی مراتب الرجال المعروف بہ اسلامی سیاست اردو میں ہے، یہ کتاب دیوبند دہلی وغیرہ کے کتب خانوں میں عامۃ قیمتاً دستیاب ہے۔

(۲) نجم الفتاوی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 293 میں مذکور ہے:

سوال:...... کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا سوال انچاس کروڑ کے بارے میں ہے۔ مفتی صاحب! تبلیغی ساتھی دعوت وتبلیغ میں نکلنے پر انچاس کروڑ کا ثواب بتاتے ہیں۔ کیا یہ حدیث سے ثابت ہے؟ سنا ہے کہ یہ لوگ دو حدیثوں کو ضرب دے کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں اس بارے میں دو سوالوں کا جواب مطلوب ہے۔

(۱)...... ایک یہ کہ اس طرح حدیثوں کو ضرب دینا کیسا ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

(۲)...... سنا ہے کہ ان دو حدیثوں میں اصل جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے تو کیا جہاد کی فضیلت میں وارد حدیث کو [illegible]

دارالافتاء

الجواب بعون الملک الوهاب

(۱)...... مذکورہ فضیلت دو حدیثوں کو ملانے سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک حدیث میں ہے کہ "فی سبیل اللہ" ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات لاکھ کے برابر ہے، دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک کا بدلہ سات سو گنا المضاعف ہوتا ہے۔ سات لاکھ کو جب سات سو سے ضرب دیا جائے تو انچاس کروڑ بنتا ہے۔ اگرچہ اس طرح حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج تو نہیں، کیونکہ دونوں باتیں حدیث سے ثابت ہیں لیکن احتیاط اس میں ہے کہ حقیقت ضرب کو واضح کر دیا جائے، تاکہ کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے کیونکہ معاملہ بیان حدیث کا ہے جو انتہائی نازک موقع ہے۔

(۲)...... جہاد جہد سے مشتق ہے یعنی کوشش کرنا، اس کا اولین مصداق قتال بالسیف ہے اس کے علاوہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہر کوشش پر جہاد کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ جہاں فضائل جہاد کو تبلیغ کے لئے بیان کیا جاتا ہے اس میں عموماً "فی سبیل اللہ" کے لفظ سے استدلال کیا جاتا ہے۔ لفظ جہاد اور فی سبیل اللہ کا اطلاق دوسرے دینی کاموں پر ہو سکتا ہے، چنانچہ علامہ شامی بدائع الصنائع کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ "وفی سبیل اللہ یدخل فیه جمیع القرب وکل من سعی فی طاعة اللہ" عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ہر وہ کوشش جو اطاعت الٰہی سے متعلق ہو اس پر فی سبیل اللہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ نیز حافظ ابن حجر نے تعلیم وتعلم وغیرہ کو جہاد قرار دیا ہے چونکہ تبلیغ دین کا کام اسی زمرے میں آتا ہے (اس لئے تبلیغ بھی جہاد کا ایک شعبہ ہے) لہٰذا جن آیات واحادیث میں جہاد کے فضائل وارد ہوئے ہیں تو ان کو تبلیغ کے فضائل کے مواقع پر بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ وہ احادیث جو قتال بالسیف کے ساتھ خاص ہیں ان کو کسی دوسرے معنی کی طرف پھیرنا درست نہیں۔

(۳) فتاوی فریدیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 169 میں مذکور ہے:

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

سوال:...... کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱)...... تبلیغی جماعت والے اللہ کی راہ (تبلیغ) میں نکل کر ایک نماز کی ادائیگی کا اجر وثواب انچاس کروڑ بتلاتے ہیں کیا قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے براہ کرم تعیین حدیث فرمادیجئے یہ سنا ہے کہ بعض احادیث کی ضرب سے یہ تعداد حاصل ہوتی ہے کیا یہ ضرب دینا درست ہے؟

(۲) اگر ضرب دینا درست ہو جائے تو پھر ایک شخص مسواک استعمال کر کے گھر کے بجائے مسجد میں نماز با جماعت ادا کرے تو مسواک سے ستر گنا اجر بڑھ گیا اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادائیگی کا ۲۵ گنا اجر بڑھ گیا تو ۷۰×۲۵ ہوا جس کا حاصل تقریباً سترہ لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے اور اگر رمضان میں ادا کرے تو ایک فرض ادا کرنا ستر فرض کی ادائیگی کے برابر ہے تو حاصل ضرب ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار بنے تو اب اگر یہ شخص یہ تعبیر ادا کرے کہ رمضان کے مہینہ میں مسواک استعمال کر کے جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی پر ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا نیز مذکورہ بالا قیودات کو سامنے رکھ کر نماز بیت اللہ میں ادا کرے تو اور بڑھے گا۔ تو کیا اس طرح کے ضرب وغیرہ کا سلسلہ درست ہوگا؟

(۳) مروجہ مخصوص کیفیت والی خروج فی سبیل اللہ کہاں تک درست ہے مدارس کے طلباء فی سبیل اللہ کے زمرے میں داخل ہیں یا نہیں؟

الجواب: نحمده ونصلي على رسوله الكريم أما بعد: پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں نمازی ہونے والے شخص کے متعلق ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ ہونا حدیث سے ثابت ہے "قال رسول الله ﷺ: ومن غزا بنفسه في سبيل الله وأنفق في وجهه ذالك فله بكل درهم سبعمائة ألف رواه ابن ماجه وقال رسول الله ﷺ: ان الصلاة والصيام والذكر يضاعف على النفقة في سبيل الله عزوجل بسبعمائة ضعف (رواه أبو داؤد في باب تضعيف الذكر في سبيل الله۔

اس حدیث کی عبارت میں اگرچہ نمازی کا ذکر ہوا ہے لیکن حدیث کی دلالت سے یہ ثواب ہر اس شخص کے لئے ثابت ہے جو کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور اشاعت دین کرے مثلاً معلم، متعلم، مجاہد اور مبلغ وغیرہ۔

(۲) اور جب مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے تو جب یہ نماز با جماعت ہو اور اس کے وضوء میں مسواک استعمال کیا گیا ہو تو اس کے ثواب کا ستر کروڑ پچاس گنا ہونے میں کیا استبعاد ہے وھکذا (۲۵×۱۰۰۰۰۰=۲۵۰۰۰۰۰)

(۳) تعلیم اور تبلیغ بذات خود فرائض منصوصہ ہیں اور ان کا ان مدارس کی شکل میں اور مراکز اور جماعات کی شکل میں کرنا بدعاتِ مستحدثہ مستحسنہ ہیں جیسا کہ شامی میں مذکور ہے: قال ابن عابدين: بدعة محرمة والا فقد تكون واجبة كنصب الأدلة على أهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة ومندوبة كاحداث نحو رباط ومدرسة وكل احسان لم يكن في الصدر الأول الخ۔ (ردالمحتار ص ٤١٤ ج ١ مطلب البدعة خمسة أقسام باب البدعة)۔ اور مصالح وقت ہیں اور خروج فی سبیل اللہ دونوں کو شامل ہے۔ اور خروج فی سبیل اللہ کو کسی ایک کے ساتھ مخصوص کرنا تحریف اور جہالت ہے۔

دار الافتاء

(۴) فتاویٰ حقانیہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 440 میں مذکور ہے:

سوال:...... تبلیغی جماعت میں وقت لگانے پر ایک نیکی پر انچاس کروڑ نیکیوں کا ثواب ملنے کا بتایا جاتا ہے، شرعاً اس کا ثبوت ہے؟

الجواب:...... تبلیغ کے لئے وقت لگانے پر انچاس کروڑ تک تضاعف اعمال کا مسئلہ دو احادیث کے ضرب دینے سے ثابت ہوتا ہے لیکن یہ زیادت

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

مطلقاً فی سبیل اللہ نکلنے سے وابستہ ہے اس کو محض تبلیغی جماعت میں وقت لگانے کے ساتھ خاص کرنا مناسب نہیں۔ لما رواہ أبو داؤد سلیمان بن أشعث السجستانیؒ فی سننہ: عن سهل بن معاذ عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ: ان الصلاة والصيام والذكر يضاعف على النفقة فى سبيل الله عزو جل بسبعمائة ضعف۔ (سنن أبي داؤد ٢/٣٣٨) ورواه أبو عبدالله محمدبن يزيد بن ماجة رحمه الله فى سننه : عن على بن أبى طالب وأبى الدرداء وأبى هريرة وأبى أمامة الباهلى وعبدالله بن عمر وجابر بن عبدالله وعمران بن الحصين (رضوان الله عليهم أجمعين) كلهم يحدث عن رسول الله ﷺ أنه قال: من أرسل بنفقة فى سبيل الله وأقام فى بيته فله بكل درهم سبع مائة درهم ومن غزى بنفسه فى سبيل الله وأنفق فى وجه ذالك فله بكل درهم سبع مائة الف درهم،ثم تلاهذه الآية والله يضاعف لمن يشاء"(رواه ابن ماجه باب فضل النفقة فى سبيل الله ص ١٩٨ ،واسناده ضعيف ،كمامرفى أبواب الحديث)

وقد ذكره الشيخ العلامة جلال الدين السيوطى رحمه الله :......عن عمران بن الحصين كلهم يحدث عن رسول الله ﷺ أنه قال: من أرسل بنفقة فى سبيل الله وأقام فى بيته فله بكل درهم سبع مائة درهم ومن غزى بنفسه فى سبيل الله وأنفق فى وجه ذالك فله بكل درهم سبع مائة الف درهم،ثم تلاهذه الآية والله يضاعف لمن يشاء۔وعن أنس رضى الله عنه عن النبى ﷺ " النفقة فى سبيل الله تضاعف سبعمائة ضعف"۔ (الدرالمنثورجلد١ صفحه ٣٣٦ سورة آل عمران)،ومثله فى تفسيرالقرآن لابن كثيرؒ جلد١ صفحه ٣١٧ سورة آل عمران

دار الافتاء
مدرسہ سیدہ عائشہ صدیقہ للبنات
گلشن آباد مانیری پایان (صوابی)

(٥) فتاوی دارالعلوم زکریا جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 440.304 میں مذکور ہے:

سوال نمبر١:......تبلیغی جماعت میں جانے والے حضرات کی نماز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی ایک نماز کا ثواب ۴۹ کروڑ ہے اس کا ثبوت ہو تو بتلا دیجئے اور اگر کوئی ثبوت ہے تو کیا تبلیغ میں جانے والے کی نماز کا ثواب مسجد الحرام کی نماز سے بھی زیادہ ہے کیونکہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ ہے؟

سوال نمبر٢:......عام طور پر تبلیغی حضرات جہاد فی سبیل اللہ یا مطلق فی سبیل اللہ کی آیات اور احادیث کو دعوت وتبلیغ پر محمول کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب نمبر١:......تبلیغی حضرات جو بات کہتے ہیں یہ ان کی خصوصیت نہیں، بلکہ عام ہے جو بھی اللہ کے راستہ میں نکلے خواہ جہاد کے لئے، طلب علم کے لئے، حج وعمرہ کے لئے یا کسی اور نسبت سے وہ اس ثواب کا مستحق ہوگا اسی طرح یہ فضیلت ایک روایت سے نہیں لی گئی بلکہ دو حدیثوں کو ملا کر تبلیغی حضرات یہ بات کہتے ہیں۔

پہلی حدیث:

"ومن غزى بنفسه فى سبيل الله وأنفق فى وجه ذالك فله بكل درهم سبع مائة الف درهم،ثم تلاهذه الآية والله يضاعف لمن يشاء"(رواه ابن ماجه باب فضل النفقة فى سبيل الله ص ١٩٨ ،واسناده ضعيف ،كمامرفى أبواب الحديث)

یعنی جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان سے جہاد کیا اور اللہ کے راستہ میں ایک درہم بھی خرچ کیا تو اس کو ہر درہم کے بدلہ سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا، اس

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں ایک درہم کا خرچ کرنا سات لاکھ درہم خرچ کرنے برابر ہے۔

مصباح الزجاجۃ میں ہے:ھذا اسناد ضعیف :

الخلیل بن عبداللّٰہ لایعرف، قالہ الذھبی و ابن عبدالھادی قلت:قال عبدالعظیم المنذری فی کتاب الترغیب فی النفقۃ فی سبیل اللّٰہ :ان الحسن لم یسمع من عبداللّٰہ بن عمرو لامن أبی ھریرۃ ولامن عمران بن الحصین و سمع من غیرھم۔واللّٰہ أعلم۔

دار الافتاء

وقال الشیخ الألبانی فی "ضعیف الترغیب والترھیب ۱/۲۰۲":ضعیف۔

وبالجملۃ فالحدیث ضعیف لکن یعمل بہ فی فضائل الأعمال۔

دوسری حدیث:

وقال رسول اللّٰہ ﷺ ان الصلاۃ والصیام والذکر یضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللّٰہ عزوجل بسبعمائۃ ضعف(رواہ أبوداؤد ۱/۳۳۸)

یعنی اللہ کے راستے میں نماز،روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ کے راستے میں خرچ کے مقابلہ میں سات سو گنا زیادہ ہے۔اس سات لاکھ کو سات سو(۷۰۰) سے ضرب دیں تو ۴۹۰ ملین یعنی ۴۹ کروڑ بن جاتے ہیں اس ۴۹ کروڑ والی روایت کی یہ حقیقت ہے۔

وفی اسنادہ:

(۱)زبان بن فائد المصری، قال أحمد:أحادیثہ مناکیر۔وقال ابن معین:شیخ ضعیف ۔وقال ابن حبان:منکرالحدیث جداً یتفرد عن سھل بن معاذ بنسخۃ کأنھا موضوعۃ لایحتج بہ ۔ وقال الساجی:عندہ مناکیر۔(تھذیب التھذیب ۳/۲۷۴۔۲۰۶۷) ۔

(۲)سھل بن معاذ بن أنس الجھنی،قال ابن معین:ضعیف۔قلت(ابن حجر):لایعتبرحدیثہ ماکان من روایۃ زبان بن فائد عنہ وذکرہ فی الضعفاء فقال: منکرالحدیث جداً(تھذیب التھذیب ٤/۲۳٤۔۲۷٦۰)۔

قال الشیخ الألبانی فی "صحیح وضعیف جامع الصغیر ۸/۳٦٤۔۳٤۱۷"وفی "الجامع الصغیر وزیادتہ ۱/۳٤۲":ضعیف۔

وقال المناوی:وھو حدیث ضعیف لضعف زبان بن فائد۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر للمناوی ۱/۵۹۲۔۲٤۹۸)۔

وبالجملۃ فالحدیث ضعیف لکن یعمل بہ فی فضائل الأعمال۔

پھر اس ۴۹ کروڑ کے ثواب میں اور مسجد الحرام کے ثواب میں کوئی تقابل مقصود نہیں ہے جیسا کہ اگر کہا جائے کہ فلاں شخص سب سے بہتر ہے تو اس بات سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ صحابہ سے بھی بہتر اور افضل ہوگیا کیونکہ دونوں میں کوئی تقابل ہی مقصود نہیں ہے،اسی طرح یہاں جو ثواب بیان ہوا اس میں اور مسجد الحرام کے ثواب میں کوئی تقابل مقصود نہیں۔

تاہم اگر تقابل کیا جائے تو ایک روایت کے مطابق مسجد حرام کا ثواب ایک لاکھ سے زیادہ بنتا ہے۔ملا علی القاری رحمہ اللہ نے شرح مشکوۃ میں ایک حدیث کے ذیل میں لکھا ہے:

"قال رسول اللّٰہ ﷺ صلاۃ الرجل فی بیتہ بصلوۃ أی تحسب بصلاۃ واحد،وصلاتہ فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاۃ أی بالاضافۃ الی صلوۃ فی بیتہ لامطلقا،وصلاتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمس مائۃ صلاۃ أی بالنسبۃ الی مسجد الحی،وصلاتہ فی المسجد الأقصی بخمسین ألف صلاۃ أی بالنسبۃ الی ماقبلہ،وصلاتہ فی مسجدی بخمسین ألف صلاۃ أی بالاضافۃ الی مایلیہ

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

وصلاته في المسجد الحرام بمائة ألف أي بالنسبة الى مسجد المدينة على مايدل عليه سياق الكلام فيحتاج الى ضرب الأعداد في بعض فانه ينتج مضاعفة كثيرة"(مرقات ۲/ ۲۲۸)۔

یعنی نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے یعنی ایک نماز کا حساب ہوگا اور محلّہ کی مسجد میں ۲۵ نمازیں یعنی گھر کی نماز کے مقابلہ میں مطلقا نہیں اور اسی کی نماز جامع مسجد میں ۵۰۰ نمازیں یعنی بنسبت ماقبل کے اور اس کی نماز مسجد اقصی میں ۵۰،۰۰۰ نمازیں بنسبت ماقبل کے اوراس کی نماز میری مسجد میں ۵۰،۰۰۰ نمازیں بنسبت ماقبل کے اوراس کی نماز مسجد الحرام میں ایک لاکھ نمازیں یعنی مسجد نبوی کے مقابلے میں، پس ضروری ہے کہ بعض اعداد کو بعض میں ضرب دیا جائے تو نتیجہ بہت اضافہ کے ساتھ سامنے آئے گا۔

چنانچہ اگر حساب کیا جائے ضرب کے ساتھ جیسا کہ حدیثِ مذکور کا تقاضہ ہے تو:

گھر میں: ۱(ایک)۔

محلّہ کی مسجد: ۲۵۔

جامع مسجد: ۲۵x۵۰۰=۱۲۵۰۰۔

مسجد اقصیٰ: ۱۲۵،۰۰۰x۵۰،۰۰۰=۶۲۵،۰۰۰،۰۰۰۔

مسجد نبوی: ۶۲۵،۰۰۰،۰۰۰x۵۰،۰۰۰=۳۱۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰۔

مسجد حرام: ۳۱۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰x۱۰۰،۰۰۰=۳۱۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تو ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور اگر اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھے تو اس سے ۲۵ گنا زیادہ ثواب ملتا ہے اور اگر جامع مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو (۲۵x۵۰۰ مساوی ۱۲۵۰۰) ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے تو اس کو (۱۲۵۰۰x۵۰،۰۰۰ مساوی ۶۲۵۰۰۰،۰۰۰) ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد نبوی میں نماز پڑھے گا تو اسے (۶۲۵۰۰۰،۰۰۰x۵۰،۰۰۰ مساوی ۳۱،۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰) ثواب ملے گا اور اگر مسجد نبوی میں نماز پڑھے گا تو اسے (۳۱،۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰x۱۰۰۰۰۰ اساوی ۳۱۲۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰) ثواب ملے گا۔

یعنی ۳۱ سنکھ ۲۵ قدم ثواب ملے گا۔ یاد رہے کہ سو ہزار کا ایک لاکھ اور سو لاکھ کا ایک کروڑ اور سو کروڑ ایک ارب اور سو ارب ایک کھرب اور سو کھرب ایک پدم اور سو پدم کا ایک قدم ہوتا ہے اور سو قدم کا ایک سنکھ، اب آپ اندازہ لگائیں کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب کتنا عظیم ہے (اور جب مسجد حرام میں ایک نماز کے ثواب کو انچاس کروڑ سے ضرب دیا جائے تو) اس کا اندازہ ہماری عقل نہیں کر سکتی اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ ثواب عطا فرمائیں۔ آمین

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: عدنان شہزاد

۱۰/ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ بمطابق ۰۵/ فروری